بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

خلافت سے کامل اطاعت کا عہد ہمیں آخری سانس تک نبھانے کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہئے تبھی ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو خلافت کا مطیع بنانے کا حق ادا کر سکتے ہیں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍ مئی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النور کی آیات 56 اور 57 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل 27؍ مئی تھی جسے ہم یومِ خلافت کے نام سے یاد رکھتے ہیں۔ یومِ خلافت کی مناسبت سے جماعت میں جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں تاکہ جماعت کی تاریخ کا علم ہو اور خلافت سے متعلق ہم اپنی ذمہ داریوں سے واقف رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ہم نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کو مانا اور پھر خلافت کی بیعت میں آئے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں تمکنتِ دین اور حالتِ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ وعدہ مضبوط ایمان، نیک اعمال، عبادت کا حق ادا کرنے اور شرک سے بکلّی اجتناب کے ساتھ مشروط ہے۔ ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے نمازوں کی ادائیگی، انفاق فی سبیل اللہ اور رسول کی اطاعت انتہائی ضروری ہے۔ پس جب ہم یہ باتیں یاد رکھیں گے تو پھر ہی ہم خلافت کے انعام سے حقیقی فیض پانے والے ہوں گے۔ یہ آیت جہاں مومنوں کے لیے خوش خبری ہے وہاں فکر کا مقام بھی ہے کیونکہ اگر ان شرائط پر پورا نہیں اتر رہے تو پھر اس انعام سے حقیقی طور پر فیض نہیں پا سکتے۔ اگر نماز، زکوٰۃ، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرنے والے نہیں بن سکتے۔ پس صرف اپنی تاریخ سے واقفیت حاصل کر لینا اور یومِ خلافت منا لینا کافی نہیں؛ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہماری ایمانی حالت کیا ہے۔ دلی سکون اور امن تب ہی حاصل ہو گا جب ہمارا ہر عمل صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہو گا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ عملِ صالح اسے کہتے ہیں کہ جب ایک ذرہ

بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو! انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ وہ ہیں ریاکاری، عجب اور قسم قسم کی بدکاریاں جن کو انسان بعض دفعہ محسوس بھی نہیں کرتا۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریا، تکبر اور حقوقِ انسان تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عملِ صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔

فرمایا: عملِ صالح ہماری اپنی تجویز اور قرارداد سے نہیں ہو سکتا، صالح فساد کی ضد ہے پس ضروری ہے کہ عملِ صالح میں بھی کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ عملِ صالح کی خود تشریح کرنے لگ جائیں، معروف فیصلے کی خود تفسیر کرنے لگ جائیں۔ ایسے لوگوں کو ان کا خلافت سے جڑنے کا اعلان کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جو لوگ خالص ہو کر خلافت کے مطیع اور فرماں بردار ہوں یہی لوگ حقیقی رنگ میں خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو خلافت کی حفاظت کرنے والے اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہے۔

پس یہ وہ حقیقی خلافت ہے جس میں جماعت اور خلیفۂ وقت کا تعلق خدا کی رضا کے حصول کے لیے ہے اور یہی وہ خلافت ہے جو تمکنت اور امن کا باعث ہے۔ دوسرے مسلمان جو دنیاوی حیلوں اور تدبیروں سے خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں ان کے حیلے اور تدبیریں انہیں کبھی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ یہ جتنی چاہیں کوشش کرلیں اب خلافت اسی طرح جاری رہنی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے 'رسالہ الوصیت' میں خلافت کے نظام کے متعلق بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے کہ وہ نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کرا دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعے سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے وصال نے جہاں ہر احمدی کو ہلا کر رکھ دیا وہاں غیروں نے خوشی کے بڑے شادیانے بجائے۔ آپؑ کی وفات پر ایسی ہرزہ سرائیاں کی گئیں کہ انسانیت کو ان کے بارے میں سن کر شرم آتی ہے۔ یہ بیہودہ گوئیاں تو بیان کرنے کی ضرورت نہیں لیکن انہوں نے جو جماعت کا شیرازہ بکھرنے اور احمدیت سے تائب ہونے کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلائیں ان کا ذکر کر دیتا ہوں۔ پیر

جماعت علی شاہ کے مریدوں نے کہا کہ مرزائی تائب ہو کر بیعت کر رہے ہیں۔ خواجہ حسن نظامی صاحب احمدیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب تو فوت ہو گئے اب تمہیں کوئی سنبھال نہیں سکتا اس لیے چھوڑو احمدیت اور آؤ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً فرمایا تھا کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے تسلّی دی تھی کہ دیگر انبیا کی طرح آپ کے بعد بھی خلافت کا سلسلہ شروع ہو گا۔ بعض کمزور طبع احمدی جو حضرت مسیح موعودؑ کو نبی کہتے ہوئے جھجکتے ہیں یہاں اس کا بھی جواب آگیا۔ خود آپؑ نے فرمادیا کہ میری جماعت نبی کی جماعت ہے اور میں نبی ہوں۔ قدرتِ ثانیہ کے جاری رہنے کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

سو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئی کے مطابق گذشتہ 113 سال سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حرف بہ حرف پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جن کے بارے میں اخبار 'کرزن گزٹ' نے لکھا تھا کہ مرزائیوں میں اب کیا رہ گیا، ان کا سر کٹ چکا۔ ایک شخص جو ان کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ نہیں ہو گا۔ ہاں یہ کہ وہ تمہیں مسجد میں قرآن سنایا کرے گا۔ یہ بات سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا: خدا کرے کہ یہی ہو کہ میں تمہیں قرآن سنایا کروں۔ آپؓ نے یہ کام تو خوب کیا ہی ساتھ منافقین اور انجمن کے بعض عمائدین کے فتنوں کو اس سختی سے دبایا کہ کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ کسی قسم کا شر پیدا کر سکے۔

پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو انجمن کے عمائدین تمام خزانہ لے کر وہاں سے غائب ہو گئے لیکن دنیا نے دیکھا کہ کس طرح خلافت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تمکنت عطا فرمائی۔ حضرت مصلح موعودؓ کا باون سالہ دَورِ خلافت اس بات کا گواہ ہے کہ وہ نَوجوان جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے خلافت کی باگ ڈور کی، کس تیزی سے جماعت کو لے کر ترقی کی منزلوں پر قدم مارتے ہوئے بڑھتا چلا گیا۔

1965ء میں آپؓ کی وفات ہوئی تو خدا تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کو کھڑا کر دیا۔ آپؒ کے دورِ خلافت میں دنیا بھر میں جماعت کا تعارف بڑھا۔ 1974ء میں جب احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر جماعت کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کی باتیں کی گئیں تو خدا تعالیٰ نے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا کر جماعت کے لیے مالی کشائش کے نئے راستے کھول دیے۔

1982ء میں خلافتِ رابعہ کے آغاز پر جماعت کی ترقی دیکھ کر دشمن جو حواس باختہ ہو چکا تھا اس نے خلافتِ احمدیہ کو عضوِ معطّل بنانے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے سامان پیدا فرما دیے۔ سیٹلائٹ کے ذریعے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام گھر گھر پہنچنے لگا۔

2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات جماعت کے لیے بہت بڑا دھچکا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے مومنین کی دعاؤں کو سنا اور خوف کی حالت کو ایک دفعہ پھر امن میں بدل دیا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں خلافتِ راشدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق چار خلافتوں تک محدود رہی اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد جس طرح اسلام کی تاریخ میں بہت سے نئے باب کھلے ہیں خلافتِ خامسہ بھی انہی کا ایک حصہ ہے اور یہ دور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق ہی ہے۔ دنیا بھر میں جماعت کا تعارف اس دور میں غیر معمولی تیزی سے بڑھا ہے۔ قرآنِ کریم کے تراجم کا کام ہو یا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی اشاعت یا ایم ٹی اے کا پھیلاؤ، ہر میدان میں غیر معمولی ترقی نظر آتی ہے۔ کورونا وائرس کی وبا کے دوران آن لائن ملاقاتوں کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے جس سے خلیفۂ وقت اور جماعتوں میں براہِ راست رابطہ ہو رہا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعودؑ سے کیے گئے وعدوں کے مطابق ہے پس ہمیں خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کے آگے جھکنے اور خلافت کا مطیع و فرماں بردار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ سلسلے کی پوری ترقی کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔ ہماری عبادتیں، نمازیں اور ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

آج پھر دعاؤں کا کہنا چاہتا ہوں پاکستان کے احمدیوں اور جہاں کہیں بھی مظلوم احمدی ہیں اُن کے لیے دعا کریں۔ فلسطین سمیت مظلوم مسلمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مشکلات کو دور فرمائے اور ہم جلد از جلد اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا اور تمام دنیا میں توحید کو قائم ہوتا ہوا دیکھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔